Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۹ رجب ۱۳۹۷ھ ۲۷ احسان ۱۳۵۶ ہش ۲۷ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۴۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ احسان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

دانت میں تکلیف ابھی ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین ؛

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی چند دنوں کے لئے بغرض علاج و معائنہ لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ لاہور میں آپ کا پتہ درج ذیل ہے:- ۵ پام ویو۔ ۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۲۷ مئی ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ امۃ الرحیم طیبہ سلمہا بنت مکرم مقصود احمد خان صاحب حال مقیم کراچی کا نکاح ظہور اسلم صاحب ایم۔ ایس سی ابن مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر سرگودہا کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ امۃ الرحیم طیبہ سلمہا حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم کی پوتی اور ظہور اسلم صاحب سلمہ محترم محمد بخش صاحب مرحوم آف ادرحمہ کے پوتے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور ثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین ؛

ضروری اعلان

حکومتِ پاکستان کے فیصلہ کے مطابق آئندہ اخبار الفضل میں اتوار کی بجائے جمعہ کو رخصت ہوا کرے گی۔ جملہ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

فوری ضرورت

جماعتی کام کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی تصنیف منیف براہینِ احمدیہ حصّہ اوّل تا چہارم ایڈیشن اوّل کی فوری ضرورت ہے۔ جن احباب کے پاس یہ کتاب موجود ہو مہربانی فرما کر پتہ ذیل پر مطلع فرماویں۔ ایڈیشن اوّل ۱۸۸۰ء میں مطبع سفیر ہند امرتسر میں طبع ہوا تھا:-

انچارج خلافت لائبریری ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

قرآن دِل کی آنکھ کھولتا اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے

قرآن شریف کی تعلیم کا پورا پابند یقیناً ولی اور ابدال ہو جاتا ہے

(۱) "قرآن شریف اپنی رُوحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منوّر کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی نہیں ٹوٹ سکتے جو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علومِ غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے اور ہر ایک جو اُس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۴، صفحہ ۲۹۵)

(۲) "جو شخص پوری نیکی کرتا ہے اور اس کو ادھورا اور ناقص نہیں چھوڑتا اور قرآن شریف کی تعلیم کا پورا پابند اپنے آپ کو بنا لیتا ہے وہ یقیناً ولی اور ابدال ہو جاتا ہے!" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء)

(۳) "اِس سے بڑھ کر کیا بے ادبی ہوگی کہ قرآن شریف کی آیات کو جو ہر پہلو اور ہر رنگ میں کیا ظاہر کیا باطن ایک معجزہ ہیں تُک بندی کہا جاتا ہے قرآن شریف کا جس طرح باطن معجزہ ہے ویسے ہی اس کے ظاہر الفاظ بھی معجزہ ہیں۔ ایک انسان کا اگر ظاہر ہی گندہ ناپاک اور خبیث ہوگا تو اس کی رُوحانی حالت کیا ہوگی عوام اور ادنیٰ نظیر والوں کے لئے تو ظاہر ہی کی خوبی معجزہ ہوتی ہے قرآن ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے ہے اور اسی لئے ہر رنگ میں معجزہ اور نشان ہے۔" (الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ راحسان ۱۳۵۶ ہش
۲۷ رجون ۱۹۷۷ء

خدائی محاسبہ کے دن سرخرو ہونے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بعض لحاظ سے مجبور اور بعض لحاظ سے مختار پیدا کیا ہے۔ جن معاملات میں وہ مجبور ہے ان کے بارہ میں اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی لیکن جن معاملات میں وہ آزاد اور خود مختار ہے ان کے بارہ میں وہ اپنی مرضی اور اختیار کو کام میں لاتے ہوئے جو قدم بھی اٹھاتا ہے یا اس کے زیر اثر جو فعل بھی اس سے سرزد ہوتا ہے اس کے بارہ میں اس سے باز پرس ہوگی اور خدا تعالیٰ اس سے اس امر کا حساب لے گا کہ آیا جو استعدادیں اور قویٰ اس نے اسے عطا کئے تھے اس نے ان سے صحیح کام لیا یا نہیں اور یہ کہ اس نے خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کو صحیح طور پر استعمال کیا یا غلط رنگ میں استعمال کر کے وہ اپنے نفس پر یا دوسروں پر ظلم کرنے اور فساد برپا کرنے کا مرتکب ہوا۔ پھر اس حساب کے مطابق ہی اسے جزا یا سزا ملے گی۔

انسانوں کے بعض افعال کا تو اللہ تعالیٰ اسی دنیا میں حساب لے کر انہیں اس کی جزا یا سزا بھی دے دیتا ہے اور بعض افعال کا حساب وہ قیامت کے دن کے لئے اٹھا رکھتا ہے اور اس حساب کے مطابق وہ انہیں قیامت کے دن جزا یا سزا دے گا۔ جہاں تک بعض افعال کے اسی دنیا میں حساب لینے کا تعلق ہے ان میں سے ایک وہ شوخی و شرارت اور ظلم و فساد ہے جسے ماموریں الٰہی کے مخالفین ان کے خلاف روا رکھتے اور فساد برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ خدا تعالیٰ اس شوخی و شرارت اور ظلم و فساد کی انہیں اسی دنیا میں سزا دیتا ہے اور آخرت کا عذاب اس پر مستزاد ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین یعنی کفار مکہ کے مظالم کا اسی دنیا میں حساب لینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"وَإِنْ مَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝"

(الرعد آیات ۴۱-۴۲)

ترجمہ: اور جس (عذاب کے بھیجنے) کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں اگر ہم اس کا کوئی حصہ (اے رسول) تیرے سامنے بھیج کر تجھے دکھا دیں (تو تو بھی ان کا انجام دیکھ لے گا) اور (اگر) ہم (اس گھڑی سے پہلے) تجھے وفات دے دیں (تو تجھے مابعد الموت اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی کیونکہ) تیرے ذمہ (ہمارے حکم اور پیغام کا) صرف پہنچا دینا ہے اور ان کا حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔ اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم زمین کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور فیصلہ تو اللہ کرتا ہے، کوئی اس کے فیصلہ کو تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کفار مکہ کے کرتوتوں کا حساب اسی دنیا میں اس طرح لیا جا رہا ہے کہ ایک طرف تو ملک کے کنارے مسلمانوں کے ہاتھ آ رہے ہیں دوسری طرف صاحب اقدام خاندانوں کے نوجوان جیسے حضرت عمرو بن عاصؓ، حضرت خالدؓ بن ولید، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی اسلام لا رہے ہیں۔ اسی طرح جملہ انبیاء سابق کی نافرمان اور سرکش قوموں پر اسی دنیا میں جو عذاب آئے وہ اسی لئے آئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکشی و طغیان اور فساد فی الارض کا اسی دنیا میں حساب لیا۔

انسانوں کے بعض افعال کا اللہ تعالیٰ اسی دنیا میں حساب لے کر انہیں جزا یا سزا دیتا ہے اور ضرور دیتا ہے باایں ہمہ یہ دنیا دار الجزاء نہیں بلکہ دار الامتحان ہے۔ دار الجزاء اگلا ہی جہان ہے اور وہیں انسانوں کے جملہ افعال و اعمال کا مجموعی طور پر حساب ہوگا اور اس کے مطابق انہیں جزا یا سزا ملے گی۔ جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کے نتیجہ کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی اس کا نتیجہ اس کے سامنے آ جائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جزا سزا کے دن کو یوم الحساب بھی قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کو ملنے والی جنت کی بعض کیفیات کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے:۔

"هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝"

(ص آیت ۵۴)

ترجمہ: یہ وہ باتیں ہیں جن کا تم سے حساب کے دن ملنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا کا ذکر کیا ہے جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حساب والے دن بخشش کی دعا کی ہے۔ وہ دعا یہ ہے:۔

"رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝"

(ابراہیم آیت ۴۲)

ترجمہ: اے ہمارے رب! جس دن حساب ہونے لگے (یعنی قیامت کے روز) اس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دیجیو!

اور وہ یوم الحساب اتنا سخت ہوگا اور خاص طور پر گناہ گاروں اور سرکشوں پر اتنا بھاری ہوگا کہ اس میں تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (النور آیت ۳۹) یعنی دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ اور بالخصوص ماموریں الٰہی کے منکروں اور ان کو ایذائیں پہنچانے والوں پر جو بیتے گی اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝"

(النور آیت ۴۰)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے (ماموریں الٰہی کا) انکار کیا ہے ان کے اعمال سراب کی طرح ہیں جو ایک وسیع میدان میں نظر آتا ہے جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آ جاتا ہے تو وہ اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور اللہ کو اس کے پاس دیکھ لیتا ہے تب اللہ اسے اس کا پورا پورا حساب چکا دیتا ہے اور اللہ بہت جلد حساب چکانے والوں میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دن کہ جب انسانوں کی ایک ایک حرکت اور سکون کا حساب لیا جائیگا سرخرو ہونے کا ایک طریق بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ایسا بنائے کہ وہ دنیا میں ساتھ کے ساتھ خود اپنا محاسبہ کرتا رہے اور دیکھتا رہے کہ وہ کہاں تک خدائی احکام کی تعمیل کر رہا ہے اور کہاں تک ان کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا کا مستحق بنا رہا ہے اگر انسان خود اپنا محاسبہ کرتا رہے تو وہ نافرمانی اور سرکشی سے بچ کر سلامت روی کا طریق اختیار کر سکتا ہے اور یوم الحساب کو سرخرو ہو سکتا ہے۔ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ۝"

(القیامۃ آیت ۱۵)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو خوب دیکھ رہا ہوتا ہے (اور جانتا ہے کہ وہ خود کتنے پانی میں ہے) خواہ وہ زبان سے کتنی ہی صفائی پیش کرے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایک خاص ہدایت دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝"

(الحشر آیت ۱۹)

ترجمہ: اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

الغرض حساب کتاب کے دن سرخرو ہونے کا طریق یہ ہے کہ انسان دنیا میں قدم قدم پر خود اپنا محاسبہ کرتا رہے اس کے نتیجہ میں اسے برائیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی توفیق ملتی چلی جائے گی اور جب اصل یوم الحساب آئے گا تو اسے شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک لائقِ صد احترام قابلِ فخر ہستی کی جُدائی

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی شیریں یاد!

(محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم۔ اے، ربوہ)

آج ہم سے ایک ایسی ہستی جُدا ہوگئی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے مسیح پیاری تھی۔ ایسا قابلِ فخر وجود جس کو اللہ تعالیٰ نے "نواب مبارکہ بیگم" کے لقب سے سرفراز کیا وہ خدا کے عظیم نشانوں میں سے ایک نشان تھا جس کے بابرکت وجود سے خدائے برتر کی کئی بشارات کے پورا ہونے کا ہم نے مشاہدہ کیا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے لئے متعدد ایسی خاص برکات کی مظہر تھیں جو آپ ہی کے مبارک وجود سے مخصوص تھیں۔ صغر سنی میں خدائے عزّوجلّ نے سچی رؤیا کا آپ کو وارث بنایا جن کا اظہار آپ کی طرف سے بہت کم ہوتا۔

ہم ایک دعاگو، ہمدرد، غمخوار بہت ہی بزرگ خاتون کے وجود سے محروم ہوگئے ہیں۔ ہم غمگین دلوں اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ مشیتِ ایزدی کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ آپ نے نثر و نظم کی صورت میں ایک نہایت درجہ پاکیزہ، بلند پایہ اور اعلیٰ درجہ کے ادب کا دل موہ لینے والا سرمایہ بھی اپنی یادگار چھوڑا ہے جس کا واحد مقصد اسلام، اس کی تعلیمات اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو ذہن نشین کرانا اور نئی نسل کی اخلاقی اور روحانی تربیت کرنا ہے۔ یہ ایک زندۂ جاوید یادگار ہے جو ہمیشہ قائم و دائم رہے گی اور آنے والی نسلوں کو ہمیشہ فیضیاب کرتی رہے گی۔ آپ کی نظم آڑے وقت کا مرہم تھی جس کو پڑھ کر دل نہ صرف تسکین ہی پاتے، بلکہ روحانیت سے لبریز ہو جاتے۔ حق یہ ہے کہ آپ کی حیاتِ طیبہ کا ہر لمحہ خدا کی یاد میں بسر ہوا۔ مشکلات اور تکالیف کے وقت خدا کا نام وردِ زبان رہا۔

اجتماعات کے موقعوں پر آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ کے بارے میں "ذکرِ حبیبؑ" اور شیریں اندازِ بیان ہمارے کانوں میں رس گھولتے رہیں گے

آپ کا گوشۂ تنہائی میں ہر آن اپنی جسمانی اور روحانی اولاد اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے آستانۂ الوہیت پر جھکے رہنا کون فراموش کر سکے گا۔ آپ کی سادہ و پُروقار مجلس میں حاضری قربت کی باتیں اور دلنشین انداز ہم سب کے لئے سکون و طمانیت کا باعث تھا۔ زندگی کی آخری سانسوں تک سب کیلئے دعا کا دامن تھامے رکھا۔

کہتے ہیں موت ہر چیز پر غالب ہے لیکن محبّت موت پر بھی غالب آجاتی ہے کیونکہ موت ایک ہستی کو جُدا کر سکتی ہے لیکن محبّت اُس ہستی کے جُدا ہونے کے بعد اس کی یاد کو زندہ و تابندہ رکھتی ہے۔ انہیں یادوں کے دریچوں میں سے ہم دیکھتے ہیں کہ کیا یہ وہی ہستی نہ تھی کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام "چشمہ معرفت" کی اہم تصنیف فرما رہے تھے اور دوسرے مسلسل علمی و دینی مشاغل کی وجہ سے آپ کی صحت پر بہت اثر پڑا تھا مزید برآں حضرت اُمّ المومنینؓ کی طبیعت بھی ان دنوں ناساز تھی اور ان کی باصرار خواہش تھی کہ لاہور جا کر کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرائیں (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۷۱) حضورؑ نے نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ مجھے ایک کام درپیش ہے دعا کرو اگر کوئی خواب آئے تو مجھے بتانا چنانچہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا کہ "وہ چوبارہ پر گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں" دوسرے دن حضرت سیدہ موصوفہؓ نے حضورؑ کو یہ خواب سُنائی تو حضرت اقدسؑ نے ارشاد فرمایا "یہ خواب اپنی اماں کو نہ سُنانا۔" (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۳۵ بحوالہ الفضل جلد ۲۹ نمبر ۱۹۶)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں "وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زمانہ میں خدمت بجالانے کی سعادت پائی ایسی ہستیاں ہیں جو دنیا کے لئے ایک تعویذ اور حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ چونکہ یہ مغربیت کے زور کا زمانہ ہے اسلئے لوگ اس کی قدر نہیں جانتے اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ کا کس طرح قانون ہے کہ پاس کی چیز بھی کچھ حصہ ان برکات کا لے لیتی ہے۔ جو حصہ برکات کا اصل چیز کو حاصل ہوتا ہے جس طرح بارش جب برستی ہے تو اس کے چھینٹے ارد گرد بھی پڑ جاتے ہیں بارش صحن میں ہو رہی ہوتی ہے تو برآمدہ بھی گیلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خدا کا نبی ہی اس کا نبی ہوتا ہے مگر اس سے تعلق رکھنے والے اس کی بیویاں، اس کے بچے، اس کی لڑکیاں، اس کے دوست اور اس کے رشتہ دار سب انسان برکات سے حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح وہ گھر سے دوست بھی برکات سے حصہ لیتے ہیں جو نبی کے ساتھ اپنے آپکو پیوست کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ خدا کی طرف سے ایک حصنِ حصین ہوتے ہیں۔ دنیا ان کی وجہ سے بہت سی بلاؤں اور آفات سے محفوظ رہتی ہے۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ جب وفات پا گئے تو اُن کے جنازہ کے ساتھ بہت بڑا ہجوم تھا۔ اُس وقت بغداد کے قریب ہی ایک مجذوب رہتا تھا... جب جنازہ اُٹھایا گیا تو وہ بھی ساتھ ہو گیا اور جب لوگ حضرت جنید بغدادیؒ کو دفن کر چکے تو اُس نے آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ چار شعر کہے ؎

وَا اَسَفَا عَلیٰ فِرَاقِ قَوْمٍ
هُمُ الْمَصَابِيحُ وَالْحُصُونُ
وَالْمُدْنُ وَالْمُزْنُ وَالرَّوَاسِي
وَالْخَيْرُ وَالْاَمْنُ وَالسُّكُونُ
لَمْ تَتَغَيَّرْ لَنَا اللَّيَالِي
حَتّٰى تَوَفَّتْهُمُ الْمَنُونُ
فَكُلُّ جَمْرٍ لَنَا قُلُوبٌ
وَكُلُّ مَاءٍ لَنَا عُيُونٌ

یعنی ہائے افسوس ان لوگوں کی جدائی پر جو دنیا کے لئے سورج کا کام دیتے تھے اور اس کے لئے قلعوں کا رنگ رکھتے انہیں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے عذابوں اور مصیبتوں سے دنیا کو نجات ملتی ہے۔ وہ شہر تھے جن سے تمام دنیا آباد تھی۔ وہ بادل تھے جو سوکھی ہوئی کھیتیوں کو ہرا کر دیتے تھے۔ وہ پہاڑ تھے جن سے دنیا کا استحکام تھا۔ وہ تمام بھلائیوں کے جامع تھے اور دنیا اُن سے امن اور سکون حاصل کر رہی تھی۔ ہمارے لئے زمانہ تبدیل نہیں ہوا تھا مشکلات کے باوجود ہمیں چین ملا آرام حاصل ہوا۔ دنیا کے دکھوں اور تکلیفوں نے ہمیں گھبراہٹ میں نہ ڈالا مگر جب یہ لوگ فوت ہو گئے تو ہمارے سُکھ بھی تکلیفیں بن گئے اور ہمارے آرام بھی دُکھ بن گئے۔ پس اب ہمیں کسی آگ ضرورت نہیں کیونکہ ہمارے دل خود انگارہ بنے ہوئے ہیں۔ ہمیں کسی اور پانی کی ضرورت نہیں کیونکہ ہماری آنکھیں خود بارش برسا رہی ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی عجیب نقشہ ایک صالح بزرگ کی وفات کا ہے جو ان شعروں میں پیش کیا گیا ہے۔ پس یہ ہستیاں جنہیں انبیاءؑ کی صحبت حاصل ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے انبیاء اس کے قائم کردہ خلفاء کے بعد دوسرے درجہ پر دنیا کے امن اور سکون کا باعث ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے وجود خطیب، یہ ضروری نہیں کہ وہ پھر کر لوگوں کو تبلیغ کرنے والے ہوں۔ ان کا وجود ہی لوگوں کیلئے برکتوں اور رحمتوں کا موجب ہوتا ہے۔"

(الفضل جلد ۲۹ نمبر ۱۹۶)

ہماری آنکھیں کیوں نہ آنسو بہائیں، ہمارے دل کیوں غمگین نہ ہوں آج ہم ایسے ہی ایک بہت بابرکت وجود کی برکتوں اور رحمتوں سے محروم ہو گئے ہیں ؎

گُل ہوئی شمعِ سکوں رنگِ وفا جاتا رہا
اک وجودِ بے مثال و بے بہا جاتا رہا

بظاہر وہ ہستی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہے لیکن حقیقت میں وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی، ہمارے دل اُن کی شیریں یاد سے معمور رہیں گے۔

اے خدا! تو بنتِ مسیح و مہدیٔ دوراںؑ اور اپنی شفیق و مہربان محبوب ہستی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علّیین میں مقام عطا فرما کر ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جا ؎

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

درخواستِ دعا

خاکسار چند ماہ سے بائیں کولہے اور ٹانگ میں درد نیز دیگر اعصابی تکالیف میں مبتلا ہے احباب سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سونے کے آداب

(مکرم افتخار احمد صاحب چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے ہر شعبۂ زندگی سے متعلق ہدایات دی ہیں اور ہر کام سے متعلق آداب سکھائے ہیں۔ آپؐ نے بتایا ہے کہ کھانے کے کیا آداب ہیں، بیٹھنے کے کیا آداب ہیں، مجلس کے کیا آداب ہیں، گھروں میں آنے اور ان سے باہر نکلنے کے کیا آداب ہیں، سفر کے کیا آداب ہیں، ملاقات کے کیا آداب ہیں۔ غرض آپ نے ہر موقع کے آداب مسلمانوں کو سکھائے ہیں اور اگر ہم حضورؐ کی بیان فرمودہ ہدایات پر پوری طرح عمل کریں تو نہ صرف اس دنیا میں بہتر زندگی بسر کر سکتے ہیں بلکہ آخرت کے لئے سامان بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ اس فرصت میں وہ آداب بیان کئے جاتے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے سے متعلق بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو بستر پر جانے سے قبل اسی طرح وضوء کرے جس طرح وہ نماز کے لئے وضوء کرتا ہے پھر بستر پر جا کر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے اور یہ دعا پڑھے:۔

اللّٰھم اسلمت نفسی
الیک و وجھت وجھی
الیک و فوضت امری
الیک و الجأت ظھری
الیک رھبۃً و رغبۃً
الیک لا ملجأ و لا منجأ
منک الا الیک اٰمنت
بکتابک الذی انزلت
و نبیک الذی ارسلت۔

یعنی اے خدا! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنے مُنہ کو تیری طرف کیا ہے اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے اور اپنا سہارا تجھے قرار دیا ہے۔ رغبت اور ڈر تجھی سے ہے۔ کوئی پناہ اور نجات کی جگہ تیرے سوا نہیں۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسولؐ پر ایمان لایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سونے سے قبل یہ الفاظ کہے پھر اسی رات مر جائے اس کی موت نیکی کی حالت میں ہوگی۔

۲۔ نماز عشاء ادا کرنے سے قبل سونا نہیں چاہیئے اور نہ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد زیادہ دیر تک غیر ضروری باتیں کرتے رہنا چاہیئے۔ نماز عشاء سے قبل سو جانے کی وجہ سے عشاء کی نماز فوت ہو جانے کا خطرہ لاحق رہتا ہے اور نماز عشاء کے بعد بلا ضرورت زیادہ دیر تک جاگتے رہنے سے نماز تہجد اور نماز فجر کے لئے بیدار ہو جانا مشکل ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم ینھی عن
النوم قبلھا و الحدیث
بعدھا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے قبل سو جانے اور اس کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۔ سونے سے قبل بستر کو خوب جھاڑ لینا چاہیئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ دن کے وقت بستر میں کوئی نقصان دہ چیز گھس آئی ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:۔

اذا اوی احدکم الی
فراشہ فلینفض
فراشہ فانہ لا یدری
ما خلفہ علیہ۔

(ابوداد)

جب تم میں سے کوئی بستر پر سونے کے لئے جائے تو لیٹنے سے قبل بستر کو جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کونسی چیز اسکی غیر حاضری میں اس بستر میں گھسی رہی۔

۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ کے بل سونے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ حضرت یعیش بخاری روایت فرماتے ہیں کہ:۔

بینما انا مضطجع
من السحر علی بطنی
اذا رجل یحرکنی
برجلہ فقال ان ھذہ
ضجعۃ یبغضھا اللّٰہ
قال فنظرت فاذا
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم۔

میں مسجد نبویؐ میں پیٹ کے بل سویا ہوا تھا کہ کسی شخص نے اپنے پاؤں کے ساتھ مجھے ہلایا اور کہا اس طرح سونا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں یعیشؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

۵۔ بیٹھ کے بل ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے نہیں سونا چاہیئے کیونکہ تہ بند قسم کے لباس میں بے پردگی کا احتمال ہے لیکن اگر بے پردگی کا احتمال نہ ہو یعنی شلوار یا پاجامہ پہنا ہوا ہو تو پھر ایسی حالت میں سونے میں کوئی حرج نہیں۔ احادیث میں وارد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پیٹھ کے بل اس حالت میں سوتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھا تو آپؐ نے اسے ناپسند فرمایا۔ (ترمذی)

۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ جب آپؐ سونے کا ارادہ فرماتے تو وضوء کرتے بالکل اسی طرح جیسے نماز کے لئے وضوء کیا جاتا ہے پھر آپؐ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ سونے سے پہلے وضوء کرنے میں بعض حکمتیں ہیں مثلاً اگر نیند کی حالت میں کسی کو موت آجائے تو وہ ایک کامل ہیئت میں ہوگا نیز ایسی حالت میں اگر کوئی خواب یا رؤیا دیکھے تو وہ سچی ہوگی اور وہ شیطان کے غلبہ سے محفوظ رہے گا اور دائیں پہلو پر سونا جہاں روحانی لحاظ سے بابرکت ہے وہاں طبی لحاظ سے بھی مفید ہے۔

۷۔ ایسی چھت پر جس کی منڈیر نہ ہو سونا ناپسندیدہ ہے کیونکہ نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر انسان جلدی میں نیچے جانے کی کوشش کرتا ہے یا بعض لوگ نیند کی حالت میں چلنے کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں تو ایسی حالت میں چھت سے نیچے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَن بات علیٰ ظھر بیت
لیس علیہ حجارٌ فقد
برئت منہ الذمۃ۔

اگر کوئی شخص ایسی چھت پر سوتا ہے جس پر منڈیر نہیں ہے اور پھر گر کر مر جاتا ہے تو اس کی موت کی ذمہ داری اسی پر ہوگی کسی اور پر اس کی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی۔

۸۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ سونے سے قبل گھر کے دروازے بند کر لینے چاہئیں کیونکہ نیند کی حالت میں انسان غافل ہوتا ہے اور اس صورت میں نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ کھانے پینے کے برتن ڈھانک دیئے جائیں تا کتا بلی یا دوسرے جانور ان میں منہ نہ ڈال سکیں۔ اور اگر گھر میں سادہ دیا جلایا جاتا ہے تو اس کو بجھا دینا چاہیئے تا گھر کو یا کمرہ کے اندر پڑی ہوئی اشیاء کو آگ لگنے کا اندیشہ نہ رہے۔ (بخاری)

۹۔ سونے سے قبل مسنون دعا کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں وارد ہے کہ آپ سونے سے قبل کئی دعائیں فرماتے۔ قرآن کریم کی آخری تین سورتیں پڑھتے۔ ایسی سورتیں بھی آپ پڑھتے جن کے شروع میں سبح یا یسبح کے الفاظ آتے ہیں۔ ۳۳ بار الحمد للّٰہ ۳۳ بار سبحان اللّٰہ اور ۳۴ بار اللّٰہ اکبر کا ورد فرماتے۔ ارشاد نبوی ہے کہ:۔

من اضطجع مضجعاً لم
یذکر اللّٰہ فیہ الا کان
علیہ ترۃ یوم القیمۃ

(ابوداؤد)

جو شخص سونے سے قبل ذکر الٰہی نہیں کرتا اسے قیامت کے روز حسرت اور ندامت ہوگی۔

پھر فرمایا:۔

ما من مسلم یبیت
علیٰ ذکر طاھر فیتعار
من اللیل فیسأل اللّٰہ
خیراً من الدنیا و الاخرۃ
الا اعطاہ (ابوداؤد)

اگر کوئی شخص ذکر الٰہی کرتے ہوئے سوئے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۶ اپریل تا ۳۱ مئی ۱۹۷۷ء)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین! دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں!

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم وحید احمد صاحب باجوہ قائد اعظم یونیورسٹی	اسلام آباد	۵۰/-
" مقصود الحسن صاحب نوری	اسلام آباد	۵۰/-
" عطاء الرحمان صاحب پراچہ	"	۲۰۰/-
" نصیر احمد صاحب طارق	"	۱۰/-
" کرنل ستار بخش صاحب	"	۵۰/-
محترمہ عذرا صادقہ صاحبہ	"	۵۰/-
مکرم بشارت احمد خان صاحب	"	۱۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ جنرل عبدالعلی صاحب ملک	"	۵۰/-
" زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد افضل صاحب	اوچ شریف	۱۰/-
مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب	اوکاڑہ	۱۲/-
" حکیم فضل کریم صاحب	"	۵۰/-
" ڈالو صاحب، کرنل محمد سلیمان صاحب	اسمٰعیل	۵۰/-
محترمہ مسز مبارک احمد صاحب آئی سپیشلسٹ	ایبٹ آباد	۲۰/-
مکرم میجر محمد امجد صاحب	بہاولپور	۱۰/-
" چوہدری محمد علی صاحب چک ۶/R-۴	ضلع بہاولنگر	۲۰/-
" مشتاق احمد صاحب باجوہ	"	۱۰/-
" عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	بھلوال	۱۶۵/-
" چوہدری نصیر احمد صاحب	"	۱۵۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ محمد سلیم صاحب پراچہ	"	۱۰/-
مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب	پارہ چنار	۲۰/-
محترمہ ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ	پشاور	۱۶۰/-
" سعیدہ بٹ صاحبہ اہلیہ نیاز قطب احمد صاحب	پشاور	۱۰/-
مکرم مسعود احمد صاحب	"	۱۰/-
" سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	تربیلا ڈیم	۴۰/-
" چوہدری عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۰/-
" احسان الحق صاحب	"	۱۰/-
" عمران اعجاز صاحب	ٹیکسلا	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۳۹/۵۰
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	جام پور (سندھ)	۳۲۵/-
" "	جہلم	۶۰/-
مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب	"	۲۰۰/-
" میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب	دوالمیال ضلع جہلم	۱۰۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	جھنگ	۱۲/-
" " "	چک سکندر (ضلع گجرات)	۲۰۰/-
مکرم عبدالسلام صاحب مرشد	چک لالہ	۲۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	حیدرآباد	۱۹۵/۷۵
لجنہ اماء اللہ	"	۱۶/-
مکرم چوہدری محمد سعید صاحب	لطیف آباد حیدرآباد	۱۰۰/-
لجنہ اماء اللہ	خوشاب	۷۹/-
مکرم حامد جاوید صاحب	دوبئی	۱۰/-
محترمہ حبیب بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم فتح محمد صاحب	ڈگری (سندھ)	۲۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	ڈیرہ غازی خان	۲۸/-

مکرم میاں منور احمد صاحب	ڈیرہ غازی خان	۳۰/-
" سید مقبول احمد صاحب	ڈیرہ نواب صاحب	۲۵/-
" ڈاکٹر ایم ایم قریشی صاحب	گلال آباد۔ راولپنڈی	۲۰/-
" فضل حسین صاحب	چونترہ ضلع "	۵/-
محترمہ نصرت ارشد صاحبہ اہلیہ ایم ایم شریف صاحب برائے ناصر محمود احمد صاحب	راولپنڈی	۵۰/-
" بیگم صاحبہ میجر جنرل بشیر احمد صاحب	راولپنڈی	۱۰/-
مکرم محمد یاسین صاحب	بابو محلہ " صدر	۱۰/-
" بریگیڈیئر سید ممتاز احمد صاحب	"	۲۴۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	ملائے پور	۶۴/-
محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی محمد شریف صاحب	بیلوہ	۱۰/-
مکرم ظفر احمد صاحب	"	۳۰/-
" منیجر صاحب پی آئی اے	"	۵۰/-
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (منجانب امۃ السلام صاحبہ)	"	۳۷/-
حضرت مولوی محمد الدین صاحب	"	۲۰/-
محترمہ مسز این کے ملک صاحب	"	۱۰/-
محترم مرزا محمد عثمان صاحب بذریعہ امانت تحریک جدید	"	۴۰/-
" صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب	"	۱۰/-
" مرزا مبارک احمد صاحب	"	۱۰۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ	"	۲۰/-
مکرم بریگیڈیئر شمیم احمد صاحب	"	۴۰/-
محترمہ اختر الحمید صاحبہ بنت ابو الفضل محمود صاحب	"	۲۵/-
" سلیمہ قمر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مقامی	"	۱۰/-
مکرم قریشی عبدالباقی صاحب منجانب امۃ الباسط صاحبہ	"	۱۰/-
" شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب آف چنیوٹ	"	۱۰/-
" ملک عبدالرب صاحب دارالرحمت غربی	"	۳۰/-
محترمہ فاطمہ شاہدہ صاحبہ	" وسطی	۱۵/-
" سعیدہ ابوالفضل صاحبہ	"	۱۰/-
مکرم میاں شفیق احمد صاحب	"	۱۰۰/-
محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ صدر لجنہ	"	۱۸۳/-
" عزیزہ بی بی صاحبہ اہلیہ کیپٹن غلام رسول صاحب مرحوم	دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	دارالرحمت شرقی ربوہ	۶۳/۱۰
مکرم ذوالفقار احمد صاحب	" ب	۱۲/-
محترمہ محمد بی بی صاحبہ منجانب چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم	دارالصدر غربی ربوہ	۱۰/-
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	" "	۴۰/-
" "	شمالی "	۵۲/-
مکرم محمد شریف صاحب چیمہ	"	۱۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ قمر رشید احمد صاحب چوہدری	دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/-
مکرم فضل الرحمان صاحب ناصر بتوسط عبدالرحمان صاحب دہلوی	دارالصدر شمالی ربوہ	۴۰/-

اداریہ: صفحہ ۲ سے آگے

"حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ وَإِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا"

(ترمذی ابواب الزہد)

یعنی اس محاسبہ سے پہلے اپنے نفسوں کا محاسبہ کر لو اور اس بڑی پیشی کے لئے تیاری کر لو کیونکہ قیامت کے روز اسی کا حساب آسان ہو گا جس نے اس دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا۔

○

بقیہ "سونے کے آداب" ص ۲

تو بیدار ہونے کے بعد دنیا اور آخرت میں بھلائی کے لئے وہ جو دعا بھی کرے گا وہ قبول ہو گی۔

(۱۰) ارشاد نبوی ہے کہ رات کی نیند سے بیدار ہونے کے بعد یہ کلمات دہرائے جائیں:۔

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ"

آپ فرماتے ہیں کہ بیدار ہونے کے بعد جو شخص یہ کلمات کہے وہ اس کے بعد جو دعا کرے گا قبول ہو گی اور اگر وہ وضو کر کے نماز پڑھے گا تو اس کی نماز خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہو گی۔ (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس تعلیم پر عمل کرنے اور اس کے نتیجہ میں دنیا اور آخرت کے سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام "فیضیہ عزیز" سے تبدیل کر کے "فیضیہ مہدی" رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ میرے تعلیمی سرٹیفکیٹ یا دستاویزات جو میرے پہلے نام پر ہیں برقرار رہیں گی۔

فیضیہ مہدی بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب
(اہلیہ نسیم مہدی صاحب شاہد) ربوہ

درخواست ہائے دعا

میرا چھوٹا بھائی عزیز محمود احمد آف انڈونیشیا کے سر میں رسولی بتائی جاتی ہے اپریشن کے لئے سرمایہ کے ہسپتال میں داخل ہے احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شریف چوہان۔ چوہان میڈیکوز گوجرہ)

میرے ایک عزیز دوست چوہدری محمد حسین صاحب قتل کے مقدمہ میں ملوث کر دیئے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان پر اپنا فضل اور رحم نازل فرمائے۔ ان کی اہلیہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ دوست ان کی صحتیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(ریاض احمد۔ احمد آٹو انجینئرنگ سروس۔ جی ٹی روڈ گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ، انجمن احمدیہ تحریکِ جدید اور انجمن احمدیہ وقفِ جدید بھارت کی مشترکہ قرارداد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۷۷ء کو ربوہ میں اِس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کو سدھار گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے ہونے کا شرف حاصل تھا اور حضور کو آپ کے بارے میں الہاماً بتایا گیا تھا "نواب مبارکہ بیگم"۔ چنانچہ آپ کواب محمد علی خان صاحبؓ رئیس جو مالیرکوٹلہ کے نواب خاندان کے ایک معزز فرد اور نہایت بزرگ اور متقی انسان تھے ان کے عقد میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولادِ صالحہ سے بھی نوازا اور یہ اولاد بھی سلسلہ احمدیہ کے لئے برکات کا موجب بنی اور اپنے اپنے رنگ میں سلسلہ کی خدمات میں شریک رہے اور یہ امر آپ کی مقبول دعاؤں اور نیک تربیت کا ثمرہ ہے۔

ہر جہت سے آپ کی کتابِ زندگی ایک عجیب مثالی رنگ رکھتی تھی۔ آپ صالحہ، عالم باعمل تھیں اور للّٰہیت، اخلاص، جذبۂ خدمتِ دین، خدامِ دین سے محبت و احترام، عبادت اور دعاؤں میں شغف، انفاق فی سبیل اللہ، انکسار و وقار اور عشقِ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عشقِ اسلام کا مرقع آپ کی حیاتِ پاک تھی۔ عمر بھر آپ نے دلنشین، تربیتی تقریروں مؤثر اور دلکش مضامین اور رُوح پرور اور وجد آفریں اشعار کے ذریعہ تعلیم و تربیت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ کے یہ مضامین، تقاریر اور اشعار جماعت کا انمول تاریخی سرمایہ ہیں۔ آپ نے اپنے خاوند کی سابقہ اولاد کو اپنے اخلاقِ فاضلہ سے اپنا گرویدہ بنایا۔ آپ بھائیوں کے لئے نہایت درجہ شفیق ہمشیرہ تھیں اور اولاد کے لئے مہربان والدہ۔ اپنی طویل علالت میں بھی ساری جماعت اور خصوصاً درویشانِ قادیان کے لئے پُرسوز دعائیں فرماتی تھیں۔

آپ کی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِن الہامات کا مصداق تھی کہ :-

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

"مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔"

۲۔ الہاماً فرمایا :- "تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَۃِ"

اِس الہام کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تشریح میں حضور نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ

"نہ وہ خورد سالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی۔"

چنانچہ اب آپ نے اسّی سال دو ماہ اکیس روز کی طویل عمر پا کر اس تشریح کے مطابق وفات پائی ہے۔ آپ کی ولادت ۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں ہوئی اور آپ کی ساری زندگی نہایت درجہ عزّت اور تکریم کے ساتھ گذری۔

آپ کو حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پھوپھی اور خوشدامن ہونے کا فخر و امتیاز بھی حاصل تھا۔

ہر سہ انجمن ہائے احمدیہ بھارت (صدر انجمن احمدیہ، انجمن احمدیہ تحریکِ جدید، انجمن احمدیہ وقفِ جدید) بشمولیت جملہ احباب ہند۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ساری اولاد، بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ، حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، اور اولاد در اولاد در اولاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خاص طور پر قادیان میں موجود خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ سے دلی تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قربِ خاص میں مقام عطا کرے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور جو مثالی نمونہ آپ نے تمام جماعت کے لئے قائم کیا ہے اس پر تمام جماعت کو عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

قائدین ہفتہ وصولی کی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرماویں!

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترم حافظ صاحبزادہ سیّد محمد طیّب لطیف صاحب کی مقبرہ بہشتی میں تدفین

نمازِ جنازہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ـــ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے محترم حافظ صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف صاحب کے جسدِ خاکی کو ۲۴ ماہِ احسان ۱۳۵۶ ہجری شمسی مطابق ۲۴ جون ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ آپ نے ۲۳/۲۲ احسان (جون) کی درمیانی شب بعمر قریباً ۷۶ سال وفات پائی تھی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۲۴ جون کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ کو مقبرہ بہشتی لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قائم مقام وکیل التبشیر نے دعا کرائی۔ نمازِ جنازہ اور تدفین میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

آپ حضرت صاحبزادہ سیّد عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ جس وقت حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کو کابل میں شہید کیا گیا اُس وقت آپ کی عمر صرف ڈیڑھ سال تھی۔ آپ نے تین شادیاں کیں جن سے دس بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اِس وقت آپ کی سب سے بڑی بیوی امۃ اللہ بیگم صاحبہ حیات ہیں۔ ان کے بطن سے سات بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں باقی اولاد دوسری بیویوں سے پیدا ہوئی۔ آپ گوناگوں صفات کے مالک تھے، حافظِ قرآن تھے۔ بڑے ہی مہمان نواز تھے۔ آپ میں دینی جرأت بہت پائی جاتی تھی۔ کمال درجہ کے غیور احمدی تھے۔ بڑے عبادت گزار، تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ اپنے علاقہ میں ہر احمدی کی بیمار پُرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔

آپ اپنے علاقہ خوست (کابل) سے ۱۹۰۳ء میں ترکستان کی طرف جلاوطن کئے گئے ۱۹۱۶ء تک ترکستان ہی میں رہے۔ پھر ۱۹۲۱ء تک کابل میں نظربند رہے۔ پھر ۱۹۲۱ء میں اپنے علاقہ خوست میں آئے۔ ۱۹۲۶ء میں سرائے نورنگ ضلع بنوں میں ہمیشہ کے لئے ہجرت کر آئے اور وہیں اپنی عمر بسر کی۔ اپنی عمر کے آخری سالوں میں ربوہ تشریف لے آئے۔

آپ کی وفات پر ادارہ الفضل آپ کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب قدسی سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ، آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اور آپ کے تمام بچوں اور بچیوں سے اظہارِ تعزیت اور دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پشاور اور اس کے تواریخی مقامات۔ درہ خیبر۔ درہ کوہاٹ۔ وادیٔ سوات اور اس کے قدیم بُدھ تواریخی کھنڈرات۔ وادی کرم پارہ چنار۔ چترال۔ کافرستان نیز گلگت اور ہنزہ کی سیاحت کے لئے زیر نگرانی ماہرین ہم سے رجوع کریں۔

ٹریول ایشیاء۔ ٹور آپریٹرز۔ ۴ سنہری مسجد روڈ
پشاور صدر۔ ٹیلیفون ۷۵۱۳۰

خلیل پولٹری
بریڈنگ فارمز ربوہ (محلہ دارالفضل)
یک روزہ پٹھیاں۔ چوزے۔ تیار مرغیاں
یک روزہ برائلرز۔ تیار برائلرز۔ بٹھانے والے انڈے۔
فروزن چکس (FROZEN CHICKS)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴